45672 ـ خاندان كو نقصان اور ضرر كے باوجود پردہ كرنا

سوال

عرب ملك ميں كسى كا پردہ كرنے كا حكم كيا ہے، جبكہ حكومت سختى سے پردہ كرنا ممنوع قرار ديتى ہو، اور اس بنا پر دينى اور معاشرتى نقصان پہنچاتى ہو، تو كيا خاندان كے افراد كو بلاواسطہ طريقہ پر نقصان اور ضرر كے باوجود بھى وہ پردہ كى پابندى كرے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ كى قسم يہ بہت بڑا جرم، اور بہت ہى برا اور قبيح فعل ہے كہ اللہ كے حكم پر عمل كرتے ہوئے پردہ كرنے والى عورت كو پردہ كرنے سے منع كر ديا جائے، اور اسے اپنا سر اور چہرہ ننگا ركھنے كے قانون پر عمل كرنا لازم كيا جائے، تا كہ وہ بےپرد ہو كر لوگوں ميں آئے.

مسلمان شخص پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ شرعى احكام پر عمل كرے، اور اسلامى قوانين كا التزام كرے.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" خالق يعنى اللہ سبحانہ و تعالى كى نافرمانى ميں كسى بھى مخلوق كى اطاعت و فرمانبردارى نہيں "

مسلمان عورت كا پردہ كرنا ان واجبات ميں شامل ہوتا ہے جن ميں اطاعت و فرمانبردارى كرنا ضرورى اور لازم ہے، اور پھر عورت اپنے خاندان اور اپنے آپ كو جس نقصان اور ضرر پہنچنے كا تصور كر رہى ہے ہو سكتا ہے اس كى كوئى اصل ہى نہ ہو، اور يہ بھى ہو سكتا ہے نقصان اور ضرر زيادہ نہ ہو، اور اس ضرر اور نقصان برداشت كرنا، اور اس پر صبر كرنا بھى ممكن ہے، اس بنا پر اس عورت كو چاہيے كہ وہ شرعى لباس اور پردہ كا اہتمام كرنے پر قائم اور ثابت قدم رہے.

اور اگر واقعى ضرر زيادہ اور يقينى ہو، يا پھر ظن غالب كى بنا زيادہ ضرر ہونے كا انديشہ ہو تو عورت كے ليے اپنى عزت اور دين كى حفاظت كرتے ہوئے پردہ نہ كرنا ممكن ہے، ليكن پھر بھى عورت كو چاہيے كہ وہ حتى الوسعہ جتنا بھى ممكن ہو ستر و حشمت كا اہتمام كرے، اور اس حالت ميں اس كے ليے بغير كسى شديد ضرورت كے گھر سے نكلنا جائز نہيں، اور نہ ہى اس كے ليے اس حالت ميں پڑھائى، يا ان اشياء كى خريدارى كى رخصت تلاش كرنى جائز ہے جو كوئى اور خريد سكتا ہو، بلكہ ضرورت سے ہمارى مراد علاج معالجہ ہے جو گھر ميں ميسر نہ ہو، يا پھر كوئى

ایسا شرعی عمل جسے ترک کرنا ممکن نہ ہو، یا اس طرح کا کوئی اور کام.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض ممالك میں مسلمان عورت کو پردہ نہ کرنے پرمجبور کیا جاتا ہے خاص کر سر سے کپڑا اتارنے پر، تو کیا اس پرعمل کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر کوئی ایسا کرنے سے انکار کرے تو اسے سزا دی جاتی ہے مثلا ملازمت یا سکول سے نکال دیا جاتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

بعض ممالك میں جو یہ مصیبت پیدا ہوئی ہے، یہ ان امور میں شامل ہوتا ہے جن سے اللہ تعالی اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

الم، کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ ایمان کا دعوی کریں تو انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا جائیگا اور ا نکی آزمائش نہیں ہو گی، اورالبتہ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا، اللہ تعالی ان لوگوں کو جاننا چاہتا ہے جو سچے ہیں، اور انہیں بھی جو جھوٹے ہیں العنکبوت (1 ـ 3).

میری رائے تو یہ ہے کہ ان ممالك میں مسلمان عورتوں کو اس معاملہ میں حکمرانوں کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ برائی اور معصیت میں حکمران کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی النساء (59).

اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو آپ یہ پائینگے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی .

یہاں اللہ تعالی نے اولی الامر کے ساتھ تیسری بار اطیعو کے فعل کا تکرار نہیں کیا، جو اس کی دلیل ہے کہ حکمرانوں کی اطاعت اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے تابع ہے، اس لیے اگر حکمران کا حکم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے مخالف ہو تو پھر حکمران کی بات نہیں مانی جائیگی، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف حکم میں حکمرانوں کی اطاعت نہیں ہوگی.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

" خالق حقیقی یعنی اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں "

اور اس سلسلہ میں عورتوں کو جو اذیت و تکلیف آئے انہیں اس پر صبر کرنا چاہیے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے معاونت و مدد طلب کرنی چاہیے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ حکمرانوں کو راہ حق کی ہدایت دے، میرے خیال میں پردہ نہ کرنے کی زبردستی اور جبر عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے وقت ہے، لیکن گھر میں یہ جبر اور زبردستی نہیں، اس لیے عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی ٹکی رہے، اور باہر مت نکلے تا کہ وہ اس معاملہ سے محفوظ رہے.

اور رہی وہ تعلیم جس کے نتیجہ میں معصیت و نافرماتی ہوتی ہو تو وہ تعلیم جائز نہیں، بلکہ عورت کو وہ تعلیم حاصل کرنی چاہیے جو اس کے لیے دین و دنیا میں ضروری ہو، اور یہی کافی ہے، اور اکثر ا سکا گھر میں ہی رہنا ممکن ہے "

دیکھیں: اسئلة تهم الاسرة المسلة (22 ـ 23).

واللہ اعلم .